سلسلہ
مواعظ حسنہ نمبر ۳۳

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۹۸۱۱۲۳-۴۹۹۲۱۷۶

# عرض مرتب

پیش نظر وعظ مسمیٰ بہ امید مغفرت ورحمت جناب فیروز میمن صاحب کی دعوت پر ان کی فیکٹری میں ہوا جہاں بہت سے احباب جمع ہوگئے تھے۔ فیروز میمن صاحب حضرت کے خاص نشین میں ہیں اور حضرت کے خلیفہ بھی ہیں۔ انہیں کی وجہ سے حضرت والا نے یہ دعوت قبول فرمائی ورنہ بوجہ ضعف اب حضرت والا کا کہیں جانے کا معمول نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شان مغفرت ورحمت کے متعلق عجیب وغریب بیان تھا جو کیت کے اعتبار سے اگرچہ مختصر لیکن کیفیت کے اعتبار سے عجب کیا اثر اور دل میں اللہ کی محبت کی آگ لگانے والا ہے۔ خود حضرت والا پر ایک عجیب کیفیت اور عجیب عالم وارفتگی تھا۔ جو اس سے پہلے احقر نے نہیں دیکھی، چہرۂ مبارک تمتما رہا تھا آنکھیں سرخ اور اشک آلود تھیں جس سے حضرت کی شان دلربائی ومحبوبیت میں ایک عجیب اضافہ ہو رہا تھا۔ احقر کو اپنے اشعار یاد آ رہے تھے جو حضرت اقدس کی شان میں ہیں ؂

تری آنکھوں سے ملاتی نہیں آنکھیں نرگس
اس کی آنکھوں میں تری مستی شحانہ نہیں
سرنگوں حسن بتاں سامنے عظمت کے تری
تری صورت سی کوئی صورت جانانہ نہیں
ہیچ کیا ہے یہاں جاہ وجلال شاہاں
تری صورت سی کوئی صورت شاہانہ نہیں

تو صرف محروم القسمت اور کور بصیرت ہی یہاں محروم رہ سکتا ہے ورنہ حضرت

والا کی ذات والا صفات آفتاب آمد دلیل آفتاب کا مصداق ہے اسی لئے اختر کا شعر ہے ۔

نہیں دیوانۂ حق جو ترا دیوانہ نہیں
ہائے وہ روح کہ جس نے تجھے پہچانا نہیں
جان سکتا ہی نہیں وہ کہ محبت کیا ہے
جس نے تیرا ہے سنا نعرۂ مستانہ نہیں
اس کو ہو سکتی نہیں حرفِ محبت کی شناخت
یعنی اس دور میں جو بھی ترا دیوانہ نہیں

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے مے خانۂ محبت کا فیض تا ابد جاری رکھے ۔

ملت بٹتی ہے مئے ناب محبت یاں پر
ترے مے خانے سا دیکھا کوئی مے خانہ نہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور قیامت تک اُمت مسلمہ کو اس وعظ سے مستفید فرماوے اور ایک سو بیس سال تک مع صحت وعافیت، دین کی عظیم الشان خدمت اور شرف قبولیت کے ساتھ حضرت اقدس کو سلامت باکرامت رکھے اور قیامت تک حضرت کے فیوض وبرکات کو جاری رکھے آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

احقر سید عشرت جمیل میر عفا اللہ عنہ
یکے از خدام
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال ۲ کراچی

# اُمید مغفرت و رحمت

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۹۸ء بوقت ۸ بجے صبح بروز اتوار

بمقام سن فاز مصالحہ فیکٹری ایکسپورٹ پروسسنگ زون لانڈھی کراچی

الحمد لله و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم استغفروا ربکم انه کان غفاراً و قال تعالیٰ الا بذکر الله تطمئن القلوب و قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یحب العبد المؤمن المفتن التواب .

## تعمیرِ حال اور تعمیرِ مستقبل کا سامان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے رب سے مسلسل مغفرت مانگتے رہو۔ یہ مسلسل کا لفظ میں نے کیوں استعمال کیا؟ کیونکہ استغفروا امر ہے اور امر بنتا ہے مضارع سے اور مضارع کے اندر تجدد استمراری کی خاصیت ہوتی ہے یعنی بار بار اس کام کو کیا جائے۔ عربی قواعد (گرامر) کی رو سے فعل مضارع میں دو زمانہ پایا جانا لازم ہے، ایک زمانہ حال اور دوسرا زمانہ مستقبل ۔ تو معنی یہ ہوئے کہ موجودہ حالت میں بھی ہم سے مغفرت مانگو اور آئندہ بھی مانگتے رہنا لہٰذا یہ آیت دلیل ہے کہ ہم سے خطائیں ہوں گی موجودہ حالت میں بھی اور آئندہ حالت میں بھی لیکن ایسا کریم مالک ہے جس نے استغفروا ربکم کا حکم دے کر ہمارا حال بھی بنا دیا اور مستقبل بھی بنا دیا۔ واہ کیا شان ہے مالک کی کہ تعمیر

حال اور تعمیر مستقبل دونوں کا سامان اس آیت میں اپنے کرم سے نازل فرمادیا کہ موجودہ حالت میں تم سے کوئی خطا ہو جائے تو ہم سے معافی مانگ لو اور اگر آئندہ بھی ہو جائے تو نا امید نہ ہونا ہم سے معافی مانگ لینا اور یہاں رب کیوں نازل کیا کہ پالنے کی محبت ہوتی ہے جیسے اماں ابا سے معافی کی بچوں کو جلد امید ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں رب نازل فرما کر بتادیا کہ اپنے پالنے والے سے ناامید نہ ہونا، میں تمہارا پالنے والا ہوں اور پالنے والا جلد معاف کرتا ہے لہٰذا مغفرت مانگتے رہو، بخشش مانگتے رہو، اور بخشش مانگنے میں مزہ بھی تو ہے۔ مغفرت مانگنے کا الگ مزہ ہے۔

## گناہ کی دو تکلیفیں

گناہ کرنے سے بندہ کو، عاشق باوفا کو دو تکلیفیں ہوتی ہیں۔ایک تو یہ غم ہوتا ہے کہ مجھ سے کیوں نالائقی ہوئی اور میں نے اپنے پالنے والے کو کیوں ناراض کیا۔دوسرے ہر گناہ سے روح کو تکلیف پہنچتی ہے کیونکہ گناہ سے بندہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ماں باپ سے دوری باعث غم ہے یا نہیں؟ تو اصلی پالنے والا تو اللہ ہے اس حقیقی پالنے والے کی دوری سے کس قدر غم ہوگا جبکہ ماں باپ اصلی پالنے والے نہیں، متولی ہیں۔پالنے کے لئے اللہ کی طرف سے ان کو متولی بنایا گیا ہے اگر ماں باپ ہی اصلی پالنے والے ہوتے تو ان کے مرنے کے بعد بچے کو مر جانا چاہئے تھا، ماں باپ کی موت کے بعد بچوں کی موت لازمی ہوتی لیکن جب ماں باپ نہیں ہوتے تو بھی تو بچہ پل جاتا ہے کیونکہ اصلی پالنے والا تو زندہ ہے لہٰذا آپ دیکھتے ہیں کہ کتنے یتیم بچے اپنے ماں باپ کے زمانہ پرورش سے زیادہ اعلیٰ

درجہ کی پرورش پا جاتے ہیں۔

## گناہ کی تکلیفوں کا مداوا

تو اللہ تعالیٰ نے رب نازل فرمایا کہ اگر تم سے نالائقی ہو گئی اور گناہ سے تم کو دو غم ہوئے ایک تو میری ناراضگی کا غم، اور دوسرے تمہاری روح کو تکلیف ہوئی کہ اپنے پالنے والے سے الگ ہو گئے۔ جیسے لائق بیٹا ماں باپ سے جدا ہوتا ہے تو اسے غم ہوتا ہے تو میں لفظ رب نازل کر رہا ہوں کہ دیر نہ کرو اپنے پالنے والے سے معافی مانگ لو تو اللہ تعالیٰ نے ہماری دونوں تکلیف دور کرنے کا اس استغفار میں انتظام فرمادیا کہ معافی مانگ کر تم اپنے پالنے والے سے پھر قریب ہو جاؤ گے، گناہ سے جو دوری ہوئی تھی استغفار کی برکت سے تمہاری دوری حضوری سے بدل جائے گی اور گناہ سے تمہاری روح کو جو پریشانی اور بے قراری تھی جب استغفار کرو گے، اللہ سے مغفرت کی بھیک مانگو گے اپنی بخشش مانگو گے، تو کیا ہوگا؟ وہ پریشانی سکون سے بدل جائے گی کیونکہ ہر نیکی اللہ سے قریب کرتی ہے اور ہر گناہ اللہ سے دور کرتا ہے۔ نافرمانی کا اللہ سے دور کرنا یہ کون سی ایسی باریک بات ہے جو سمجھ میں نہ آئے، ہر بندہ جانتا ہے کہ گناہ سے اللہ سے دوری ہو جاتی ہے لہٰذا استغفروا نازل فرمایا کہ اے میرے بندو مجھ سے معافی مانگتے رہو فی الحال بھی اور آئندہ بھی یعنی فی الحال بھی امید دلادی اور مستقبل کی بھی امید دلادی کہ اگر آئندہ بھی تم سے کوئی خطا ہو جائے تو معافی مانگ لینا کیونکہ مضارع کے اندر حال اور استقبال دونوں زمانہ ہوتا ہے اور رب نازل کر کے اور زیادہ امید دلادی کہ میں تمہارا پالنے والا ہوں، پالنے والا جلد معاف کر دیتا ہے اور

گناہ سے جو تکلیف اور جو دوری ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے لذت سے بدل دیا کہ جب کہو گے اے میرے پالنے والے تو کیا قرب نہیں ہوگا۔

## استغفار سے لفظ رب کا ربط

بچہ جب کہتا ہے ابا معاف کر دو تو کیا وہ ابا سے قریب نہیں ہو جاتا۔ جو صاحب اولاد ہیں ان سے پوچھو کہ اگر اولاد ابا نہ کہے خالی یہ کہے کہ معاف کر دیجئے تو ابا کو مزہ نہیں آئے گا لیکن جب بچہ یوں کہتا ہے کہ اے ابا اے میرے ابو اے میرے بابا مجھے معاف کر دیجئے تو کیا ابا کے لفظ سے ابا کے دل پر کیفیت طاری نہیں ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دریا میں طوفان اور جوش لانے کے لئے یہاں رب نازل کیا اور اپنے بندوں کو سکھایا کہ ہم سے یوں کہو کہ اے میرے پالنے والے مجھ کو معاف کر دیجئے۔ مجھ سے نالائقی ہوگئی ۔ استغفروا ربکم اپنے پالنے والے سے معافی مانگو۔

## مغفرت کا غیر محدود سمندر

اور آگے فرمایا انہ کان غفاراً یعنی اللہ تعالیٰ صرف بخشنے والا ہی نہیں ہے، بہت زیادہ بخشنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ غافر نہیں ہے، غفار ہے، مغفرت کا بحر ذخار ہے کہ اگر سارے عالم کو بخش دے تو اس کی مغفرت کے غیر محدود سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ کیوں؟ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یَا مَنْ لَا تَضُرُّہُ الذُّنُوْبُ اے وہ ذات کہ ہمارے گناہوں سے جس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ جو سورج کی طرف تھوکتا ہے تو اس کا تھوک اس کے

ہی مت پر گرتا ہے۔ اللہ تو بڑی شان والا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ گناہوں سے ہم کو ہی نقصان پہنچتا ہے لہٰذا سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کو سکھا رہے ہیں کہ یوں کہو یا من لا تضرہ الذنوب اے وہ ذات کہ ہمارے گناہوں سے جس کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا و لَا تَنقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ اور بندوں کو معاف کرنے سے اس کی مغفرت کچھ کم نہیں ہوتی، اس کے خزانہ مغفرت میں کوئی کمی نہیں آتی فَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ تو میرے ان گناہوں کو آپ معاف کر دیجئے جن سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہم لوگ تو دوسروں کو معاف کرنے میں اس لئے دیر کرتے ہیں کہ ہم کو نقصان پہنچتا ہے یہ دلیل اس کے اندر پوشیدہ ہے۔ وَ هَبْ لِیْ مَا لَا یَنقُصُكَ جس چیز کے دینے سے آپ کے خزانہ میں کمی نہیں آتی وہ مغفرت کا خزانہ ہم کو دے دیجئے۔

## حدیث اللّٰھم انك عفو کریم کی عاشقانہ شرح

اور کیوں دے دیجئے؟ ایک مقام پر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ایک اور خوبی اور ایک اور صفت کا واسطہ دے کر سکھایا کہ اس طرح بھی معافی مانگو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ اے اللہ آپ بہت معافی دینے والے ہیں اور بہت کریم ہیں یعنی نالائقوں کو بھی معاف کرنے والے ہیں، جو اس درجہ نالائق ہو کہ گناہ کرتے کرتے اس قابل ہو گیا ہو کہ معافی کے قابل بھی نہ رہا ہو ایسوں کو بھی مہربانی سے محروم نہ کرنے کا نام کرم ہے۔ لہٰذا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہ سکھایا کہ عفوٌ کے بعد کریم بھی کہو کہ اے اللہ اگرچہ ہم اپنی مسلسل نالائقیوں سے، مسلسل بے وفائیوں سے اور بے

غیر تقی کے اعمال سے آپ کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہیں اور اس قابل نہیں ہیں کہ آپ ہمیں معاف فرمادیں لیکن آپ کریم ہیں اور کریم کے معنی یہ ہیں کہ جو نالائقوں کو بھی اپنی مہربانی سے محروم نہ کرے اس لئے آپ ہم پر رحم فرمادیجئے۔ اپنے کرم سے ہم کو محروم نہ کیجئے کیونکہ آپ کریم ہیں اور کریم نالائقوں کو بھی محروم نہیں کرتا۔

## حق تعالیٰ کا محبوب عمل

اور صرف یہی نہیں کہ آپ بہت معافی دینے والے کریم ہیں بلکہ تحب العفو اپنے معاف کرنے کے عمل کو آپ بہت محبوب رکھتے ہیں یعنی جب آپ کسی بندہ کو معافی دیتے ہیں تو آپ کو یہ عمل بہت پیارا بہت محبوب ہے ۔ سبحان اللہ! یہ کس کا جواب ہے؟ مخلوق کا جواب ہے کہ ہم لوگ اپنے ستانے والے کو جب معاف کرتے ہیں تو ہمیں مزہ نہیں آتا، دل میں دکھن رہتی ہے لیکن پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کے مزاج مبارک، مزاج عظیم الشان مزاج عالی شان کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ دیکھئے کسی شیخ کا مزاج معلوم کرنا ہو تو شیخ کے مقرب سے پوچھتے ہیں کہ شیخ کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ بادشاہ کا مزاج معلوم کرنا ہو تو بادشاہ کے مقرب سے پوچھتے ہیں۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا نہیں۔ پس سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حق تعالیٰ کا مزاج شناس دونوں جہان میں کوئی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے مزاج مبارک، مزاج عظیم، مزاج عالیشان کو جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں دونوں جہان میں کوئی

نہیں جانتا لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کے مزاج سے اُمت کو باخبر فرمارہے ہیں کہ تمہارے پالنے والے کا یہ مزاج ہے اور ہمیں سکھا رہے ہیں کہ اللہ میاں سے ایسے مانگو کہ اللّٰھم انك عفوٌ کریمٌ تحب العفو اے اللہ آپ معاف کرنے کو محبوب رکھتے ہیں، اے اللہ جب آپ کسی کو معاف کرتے ہیں تو معاف کرنے سے آپ کو تکلیف نہیں ہوتی بلکہ اپنے بندوں کو معافی دینا آپ کو نہایت محبوب ہے اور محدث عظیم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ کتنا پیارا کیا ای انت تحب ظهور صفة العفو علىٰ عبادك اپنے بندوں پر جب اپنی مغفرت کی صفت ظاہر کرتے ہیں اور ان کو معافی دیتے ہیں تو یہ عمل آپ کو نہایت محبوب ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماضی کا صیغہ ارشاد نہیں فرمایا، مضارع کا صیغہ ارشاد فرمایا جس میں حال اور مستقبل دو زمانہ پایا جانا لازم ہے تو معنی یہ ہوئے کہ آپ کی یہ خوبی ہے کہ موجودہ حالت میں بھی معاف کرنے کے عمل سے آپ کو محبت ہے اور آئندہ بھی بندوں کو معاف کرنا آپ کو محبوب ہے ۔ آپ کی یہ صفت حالیہ بھی ہے مستقبلہ بھی ہے کیونکہ آپ لازوال ہیں تو آپ کی ہر صفت بھی لازوال ہے جو کبھی آپ سے زائل نہیں ہوگی لہٰذا اس وقت بھی معافی دے دیجئے آئندہ بھی معاف کردیجئے۔

آہ کیا پیارا عنوان ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہم سب کی جانیں فدا ہوں کہ معافی کا کیسا پیارا مضمون عطا فرمایا کہ تحب العفو آپ جب کسی کو معافی دیتے ہیں تو اس عمل کو آپ بہت محبوب رکھتے ہیں یعنی اپنے گنہگار بندوں کو معاف کرنا آپ کو بہت ہی پیارا، بہت ہی محبوب ہے جیسے کسی کو شکار

محبوب ہوتا ہے تو چار بجے رات ہی کو اٹھ کر کوئی جال لے کر مچھلی کا شکار کرتا ہے، کوئی ہرن کا شکار کرتا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ صاحب آپ کو کون سا شکار محبوب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو کون سا شکار محبوب ہے؟ ہم گنہگاروں کو معاف کر دینا۔ دوستو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ کیسا کریم مولیٰ ہم سب کو ملا ہے۔

دوستو بخاری شریف کی حدیث ہے جس کا ترجمہ ختم کر رہا ہے آہ کیا پیارا عنوان سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ اے اللہ جب آپ کسی کو معاف کرتے ہیں تو معاف کرنے میں آپ کو کوئی ناگواری نہیں ہوتی بلکہ معافی دینا آپ کا محبوب عمل ہے، تو اس کام کو آپ خود محبوب رکھتے ہیں اور محبوب عمل کو جاری کرنے کے لئے کوئی میدان کوئی فیلڈ تو ہونی چاہئے لہٰذا ہم گنہگار اپنے گناہوں کا اعتراف، اپنے گناہوں پر ندامت و استغفار و توبہ کی گٹھری لے کر خود حاضر ہوئے ہیں کہ فاعف عنی ہم گنہگاروں کو معاف فرما کر اپنا محبوب عمل ہم پر جاری کر دیجئے، اپنا محبوب کام کر لیجئے اور ہمارا بیڑا پار کر دیجئے اور فاعف عنی میں فاء تعقیبیہ ہے کہ جب گنہگار بندوں کو معافی دینا آپ کا محبوب شکار ہے ہم گناہوں کے شکار ہیں ہمیں معاف کر کے شکار کر لیجئے۔ معاف کرنا آپ کا محبوب عمل ہے تو پھر دیر نہ کیجئے جلدی سے ہم کو معاف کر کے اپنا محبوب عمل کر لیجئے ہم تو آپ سے آپ کا محبوب عمل مانگتے ہیں لہٰذا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاء تعقیبیہ لگائی کہ اے اللہ جلد معاف کر دیجئے، معاف کرنے میں دیر نہ کیجئے کیونکہ معاف کرنا آپ کو خود محبوب ہے لہٰذا جلد کرم فرمائیے اور کون سا کرم ہم آپ سے مانگتے ہیں؟ حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر

ہے ؎

من نگویم کہ طاعتم بپذیر
قلم عفو بر گناہم کش

میں نہیں کہتا کہ میری عبادت کو آپ قبول فرمائیں بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجئے، میرے گناہوں کو محو فرما دیجئے، میرے گناہوں کی فائل غائب فرما دیجئے۔ جب معافی ہوگی تو جنت میری ہے۔ لہٰذا اے خدا آپ کے فضل سے آپ کی صفت عفو کا بیان ہوا لہٰذا اس وقت اے خدا اختر آپ سے مانگتا ہے۔ اے اللہ اپنے معاف کر دینے کی صفت کا ہم سب پر ظہور فرما کر ہم سب کو معاف کر دیجئے۔ آپ کا محبوب عمل ہو جائے گا اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔

کیا کہوں اس وقت مجھے اتنا مزہ آ رہا ہے اللہ کی اس صفت کے بیان کرنے پر کہ میں بے حد شکر گزار ہوں۔

## فرضیت تقویٰ کا عاشقانہ راز

اللہ تعالیٰ نے اپنے مزاج الوہیت کی بزبان نبوت سارے عالم کو اطلاع کر دی کہ اے گناہ گارو! کیوں گھبراتے ہو مجھے معاف کرنا محبوب ہے گناہ پر تم جری تو نہ ہو، گناہ پر بہادری مت دکھاؤ کیونکہ گناہ میری ناراضگی اور غضب کا بھی سبب ہے اور گناہ سے تم مجھ سے دور ہو جاؤ گے اور ہم تم کو دور کرنا نہیں چاہتے اس لئے تقویٰ فرض کرتے ہیں۔ تقویٰ کے فرض ہونے کا راز آج اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرما رہے ہیں کہ جانتے ہو کہ میں تم پر تقویٰ کیوں فرض کر رہا ہوں؟ اس لئے کہ

ہر گناہ بندہ کو اللہ سے دور کرتا ہے اور شیطان سے قریب کرتا ہے۔ گناہ کر کے تم ہم سے دور ہو جاؤ گے اور ہم تم کو اپنی ذات سے دور نہیں کرنا چاہتے۔ ہم تمہاری دوری کو پسند نہیں کرتے۔ جب ماں باپ نہیں چاہتے کہ ان کی اولاد ان سے دور ہو تو میں تو ماں باپ کی رحمت کا خالق ہوں، ساری دنیا کے ماں باپ کو رحمت کی بھیک میں دیتا ہوں تو میں کیسے پسند کروں گا کہ میرے بندے مجھ سے دور رہیں۔ میری محبت چاہتی ہے کہ میرے بندے مجھ سے قریب رہیں لہٰذا تقویٰ کا حکم گناہ چھوڑنے کا حکم اس لئے دیتا ہوں کہ تم ہم سے دور نہ رہو، ہم تمہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے ہیں۔ تقویٰ کی فرضیت کا راز آج زندگی میں پہلی بار اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آج آپ نے ایک نئی بات سنی جو میرے دل میں بھی اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔

## مغفرت سے طلب رحمت کا ربط

پھر بھی اگر خطا ہو جائے تقویٰ ٹوٹ جائے تو پھر معافی مانگو استغفروا ربکم کا حکم بتا رہا ہے کہ ہم سے خطائیں ہوں گی جب ہی تو معافی مانگنے کا حکم دے رہے ہیں لہٰذا کہو رب اغفر وارحم اے پالنے والے مجھے معاف کر دیجئے تو لفظ ربا میں بہت عظیم الشان لطف ہے اور معافی مانگنے میں عجیب مزہ ہے، معافی مانگنا بڑا مزے دار عمل ہے، اس کا مزہ کچھ نہ پوچھو لیکن جب مغفرت مانگو تو رحمت بھی مانگو رب اغفر وارحم و انت خیر الراحمین۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا کہ قل اے نبی آپ فرمائیے پڑھتے رہیے اس وقت بھی پڑھئے آئندہ بھی پڑھتے رہیے تمام زندگی

پڑھتے رہیے۔ یہ قل کا ترجمہ ہے وقل رب اغفر اے ہمارے پالنے والے ہم کو بخش دیجیے وارحم اور رحم بھی کر دیجیے وانت خیر الراحمین اور آپ بہترین رحم کرنے والے ہیں تو مغفرت کے بعد رحمت کو کیوں نازل فرمایا۔ اس کا جواب علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں دیا کہ مغفرت کے بعد رحمت کا ایک خاص ربط ہے۔ مغفرت کے معنی ہیں ستر القبیح و اظہار الجمیل اللہ تعالیٰ جب معاف فرما دیتے ہیں تو اس کی برائیوں کو چھپا دیتے ہیں اور نیکیوں کو ظاہر فرما دیتے ہیں اور رحمت کے معنی ہیں ای تفضل علیہ بفنون الآلاء مع استحقاقہ بافانین العقاب اب ہمارے اوپر اے اللہ طرح طرح کی نعمتیں برسا دیجیے کیونکہ آپ نے ہمیں معاف کر دیا، ہم کو بخش دیا باوجود اس کے کہ ہم افانین العقاب کے مستحق تھے فن کی جمع فنون اور فنون کی جمع افانین جو طرح طرح کے عذابوں کا مستحق تھا تو جب ہم نے معافی مانگ لی اور آپ نے ہم کو بخش دیا تو اب ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازش کیجیے اس نالائق بندہ کو جو طرح طرح کے عذاب کا مستحق تھا اب اس پر اپنی نعمتوں کی بارش کر دیجیے۔ یہ تفسیر روح المعانی پیش کر رہا ہوں جو عربی زبان میں ہے اس کا اردو ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔ دیکھئے جب بچہ ابا کو راضی کر لیتا ہے کہ ابا معاف کر دو تو جب ابا مسکرا دیتا ہے اور بچہ علامت سے سمجھ جاتا ہے کہ اب ابا نے معاف کر دیا تو پھر بات کہتا ہے کہ ابا پیسہ دیجیے، لڈو دیجیے، مٹھائی دیجیے۔ جس درجہ کا بچہ ہوتا ہے اسی درجہ کی درخواست کرتا ہے اگر نادان بچہ ہے تو مٹھائی ہی پر رہے گا اگر اور سمجھدار ہے تو لڈو مانگے گا اور سمجھدار ہے تو موٹر مانگے گا اور سمجھدار ہے تو بلڈنگ مانگے گا اور سمجھ

دارے تو کارخانہ ہے تکے گا جس طرح ہر بچہ کی مانگ الگ ہوتی ہے اسی طرح ہر بندہ کی درخواست الگ ہوتی ہے۔ بندہ جتنا اللہ کو پہچانتا ہے جتنا اللہ والا ہوتا ہے اس کی درخواست بھی اتنی ہی بلند ہوتی ہے۔

## رحمت کے چار معانی

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے رحمت کی چار تفسیر کی ہے کہ اے اللہ اب جب ہم نے آپ سے معافی مانگ لی تو چار قسم کی رحمت عطا فرمایئے (۱) توفیق طاعت، عبادت و فرمانبرداری کی توفیق دے دیجئے۔ (۲) فراخی معیشت، میری روزی بڑھا دیجئے گناہ کی وجہ سے جو روزی میں برکت نہیں تھی اب روزی میں برکت ڈال دیجئے (۳) بے حساب مغفرت کا فیصلہ فرما دیجئے (۴) دخول جنت، جنت میں داخل دے دیجئے، یہ چار معنی ہیں رحمت کے۔

## گناہوں کے نقصانات

اس کے بعد جو دوسری آیت میں نے تلاوت کی تھی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اب اگر کوئی گناہوں پر جرأت کرتا ہے اللہ سے معافی نہیں مانگتا تو اللہ سے ڈرو وہ تمہارے گردے بیکار کر سکتا ہے، تمہیں کینسر میں مبتلا کر سکتا ہے، تمہاری روزی سے برکت اٹھا سکتا ہے، سارے عالم کو تمہارے لئے عذاب بنا سکتا ہے۔ جب اللہ ناراض ہوتا ہے تو بیوی بچے بھی نافرمان ہو جاتے ہیں عزیز اقارب بھی دشمن ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ گھوڑا گدھا بھی اس کی نافرمانی کرتا

ہے، خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے ۔

نگاہِ اقربا بدلی مزاجِ دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے سارا جہاں اس کا نافرمان ہوجاتا ہے۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو میری بیوی بھی نافرمان ہوجاتی ہے، میرے بچے بھی مجھے ستاتے ہیں، میرا گھوڑا بھی خلاف چلتا ہے اور میرا گدھا بھی نافرمان ہوجاتا ہے۔ یہ وہ دنیاوی حکومت نہیں ہے کہ پاکستان میں جرم کرکے برطانیہ یا امریکہ میں جاکر سیاسی پناہ لے لی۔ اللہ کا مجرم کہیں سیاسی پناہ نہیں پاسکتا کیونکہ سارے عالم میں خدا ہی کی حکومت ہے، اسی کی زمین ہے اسی کا آسمان ہے لہٰذا جلدی توبہ کرلو معافی مانگ لو تب چین پاجاؤ گے۔

## عظیم الشان ذکر

استغفار کرنا اللہ کو راضی کرنا معافی مانگنا بہت بڑا ذکر ہے جو اپنے مالک کو راضی کرے وہ اصلی ذاکر ہے۔ اسی لئے میں نے یہ آیت تلاوت کی کہ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب اگر توبہ کرکے مالک کو خوش کرو معافی مانگ لو تو تمہارے قلب کو چین آئے گا کیونکہ ذکر سے دل کے چین کا واسطہ اور رابطہ ہے اور یہ اللہ کا ضابطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے سینہ میں دل ہم نے بنایا ہے لہٰذا اس دل کو چین صرف ہماری یاد ہی سے ملے گا اور نافرمانی اور گناہ سے تم بے چین اور پریشان رہو گے۔ بے چینی کا سبب گناہ ہے لہٰذا اس کا علاج یہی ہے کہ استغفار کرکے تم ہم کو راضی کرلو۔ یہ بہت بڑا ذکر ہے اس سے بڑا ذکر کیا ہوگا کہ

تم اپنے مالک کو راضی کر لو لہٰذا اس آیت کی تلاوت کی یہ وجہ تھی کہ استغفار بہت بڑا ذکر ہے **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** صدقِ دل سے استغفار اور جلدی توبہ کر کے اللہ سے معافی مانگ کر تم اللہ کو خوش کر دو یہ بہت بڑا ذکر ہے اس کی برکت سے تم چین و سکون پا جاؤ گے ورنہ کہیں سکون نہیں پاؤ گے۔

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار

دل بیاباں ہو گیا عالم بیاباں ہو گیا

جب دل تباہ ہوتا ہے تو سارا عالم اندھیرا لگتا ہے اور جب اللہ سے معافی مانگ لو گے تو ان شاء اللہ اس کی ذکر کی برکت سے دل باغ و بہار ہو جائے گا، چین آجائے گا اور جب دل میں چین ہوتا ہے تو سارے عالم میں چین نظر آتا ہے جب دل غمزدہ ہوتا ہے تو سارے عالم میں غم نظر آتا ہے۔ یہ آنکھیں تابع دل ہیں بصارت تابع بصیرت ہے یعنی قلب کا جو حال ہو گا آنکھ کا وہی حال ہو گا اگر دل خوش ہے تو ہر طرف خوشی نظر آئے گی اور اگر دل میں غم ہے تو ہر طرف غم نظر آئے گا اور اللہ سے استغفار اور توبہ اور ذکر کی برکت سے دل میں چین آئے گا تو سارے عالم میں آپ کو چین ملے گا۔ بال بچوں میں بھی سکون سے وہ آدمی رہتا ہے اور جس کا دل گناہوں سے پریشان رہتا ہے وہ اپنی بیوی سے بھی لڑتا ہے، بچوں کی بھی پٹائی کرتا ہے، ہر شخص سے الجھتا ہے کیونکہ اس کا دل معتدل اور نارمل Normal نہیں ہے، مثل پاگل ہو جاتا ہے۔ پاگل آدمی ہر ایک کو ستاتا ہے پاگل کا کیا بھروسہ۔ یاد رکھو جو عقل کا خالق ہے جب اس کو راضی کرو گے تو عقل ٹھیک رہے گی ورنہ جو جتنا گناہ کرتا ہے عقل خراب ہوتی چلی جاتی ہے اور

عقل کی خرابی سے آدمی پاگل ہوتا ہے اور پاگل نہ خود چین سے رہتا ہے نہ چین سے رہنے دیتا ہے۔ آج کا جو مضمون ہے بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور آج کیا سارے عالم میں اختر جہاں جاتا ہے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ کی رحمت اور مدد شامل حال ہوتی ہے ۔

آپ چاہیں ہمیں ہے کرم آپ کا
ورنہ ہم اس کرم کے تو قابل نہیں

بزرگوں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی ستاری اور پردہ پوشی اور رحمت کی یاری اور بارش ہے **اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ** اب اس کے بعد ایک حدیث کا ترجمہ کرکے مضمون کو ختم کرتا ہوں ۔

## توبہ کرنے والا بھی اللہ کا محبوب ہے

بعضے گناہگاروں کو شیطان بہکاتا ہے، مایوس کرتا ہے کہ تم سے اللہ کیسے محبت کرے گا کہ تم نے تو دھندہ بنا رکھا ہے گناہ کا اور دھندہ بھی کیسا جو کبھی مندا نہیں ہوتا، تو کیسا بندہ ہے تو؟ اس کا جواب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا کہ **اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ** اللہ محبوب رکھتا ہے اور آئندہ بھی محبوب رکھے گا اس بندہ کو جو مومن ہے اور کیسا مومن ہے المفتن جس سے بار بار گناہ ہو جاتا ہے فتنۂ گناہ میں بار بار مبتلا ہوتا ہے مگر ایک خوبی اس میں ایسی ہے جو سبب ہے اس کی محبوبیت کا اور وہ اس کی فائنل رپورٹ ہے وہ کیا ہے؟ التواب وہ بہت زیادہ توبہ کرنے والا بھی ہے، اللہ سے رو رو کر معافی مانگتا ہے، گناہ کرکے خوش نہیں ہوتا، پچھتاتا ہے کہ آہ میں نے کیوں اللہ کو

ناراض کیا اس لئے نادم ہو کر دل کی گہرائی سے توبہ کرتا ہے اور توبہ کی چار شرطوں کے ساتھ توبہ کرتا ہے۔

## توبہ سے محبوبیت کی ایک عجیب تمثیل

(۱) گناہ سے فوراً بھاگ جاتا ہے، گناہ سے علیحدہ ہو کر فوراً توبہ کرتا ہے اگر چہ بار بار فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے لیکن توبہ صادقہ کی برکت سے یہ بھی اللہ کا محبوب ہے۔ یہ بتاؤ اگر ماں کے سینہ پر چھوٹا بچہ پاخانہ پھر دے تو کیا اماں اسے چاقو سے ذبح کر دیتی ہے یا نہلا دھلا کر پھر پیار کرتی ہے، نیا کپڑا پہناتی ہے یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے بندوں کو تقویٰ کا نیا نیا لباس پہناتے رہتے ہیں اللہ کے ہاں لباس کی کمی نہیں ہے۔ماں تو تھک سکتی ہے کہ اب میرے پاس چڈی نہیں ہے پیمپر (PAMPER) بھی نہیں ہے اب تجھے کیا پہناؤں لیکن اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے، تقویٰ کے بے شمار لباس ان کے پاس ہیں۔جب بندہ نے توبہ کی کہ اے اللہ مجھ سے غلطی ہو گئی معاف کر دیجئے، اس حرام مزہ سے میں سخت نادم و شرمندہ ہو کر معافی چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فوراً معاف فرمادیتے ہیں۔ توبہ کی پہلی شرط یہ ہے (۱) گناہ سے الگ ہو گیا (۲) شرمندہ ہو گیا دل کو دکھ پہنچ گیا کہ آہ میں نے کیوں گناہ کیا، قلب میں ندامت پیدا ہو گئی (۳) آئندہ کے لئے پکا ارادہ کرتا ہے کہ اے اللہ اب آپ کو آئندہ کبھی ناراض نہیں کروں گا اگر چہ دل کہتا ہے کہ تو پھر کرے گا لیکن دل کی بات نہ ماننے کا عزم رکھتا ہے اگر چہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ تو پھر مبتلا ہو گا۔ شیطان یہ وسوسہ ڈالے تو کہہ دو کہ اگر دوبارہ گناہ کر بیٹھوں گا تو پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔ان کے در کے علاوہ اور کوئی در

بھی تو نہیں ہے۔ کیا ماں نہیں جانتی کہ میرا بچہ دوبارہ پاخانہ پھرے گا۔ ماں کو یقین ہے کہ ابھی ایک سال کا بچہ ہے یہ تو دوبارہ پاخانہ کرے گا لیکن وہ اپنے بچہ کی صفائی کرتی ہے۔ اللہ بھی توفیق توبہ دے کر اپنے گنہگار بندوں کو معاف کر دیتا ہے اگر چہ جانتا ہے کہ یہ ظالم پھر گناہ کرے گا۔ اس حدیث پاک کی شرح کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے ان بندوں کو جو بار بار گناہ کے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر توبہ بھی زبردست کرتے ہیں ۔

## ندامت کے آنسوؤں کی کرامت

تواب ہیں، کثیر التوبہ ہیں یعنی بہت زیادہ روتے ہیں بہت زیادہ اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔ ان کے یہ آنسو اللہ کے خزانے میں جمع ہو جاتے ہیں۔ ایسا بندہ کبھی رائیگاں نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔ چاہے شیطان و نفس اس کو گناہوں کے جنگل میں اللہ سے کتنے ہی دور لے جائیں لیکن وہ جو پہلے اللہ سے رویا تھا کہ اے اللہ میری حفاظت کرنا، گناہوں سے مجھے ضائع نہ ہونے دینا اس کے وہ سابقہ آنسو اللہ کی بارگاہ میں محفوظ تھے اللہ ندامت کے ان آنسوؤں کو رائیگاں نہیں کرتا۔ پھر ان آنسوؤں کی وجہ سے اللہ کی رحمت اپنے بندہ کو تلاش کرتی ہے کہ اے فرشتو میرا بندہ مجھ سے بہت دور ہو گیا، تم جا کے پھر اس کے دل میں توفیق ڈالو کہ توبہ کر کے پھر میرے پاس آجائے لہٰذا جو لوگ روتے ہیں کہ اللہ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھنا، ہمیں ضائع نہ ہونے دینا خاتمہ ہمارا ایمان پر کرنا اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے ایسے رونے والے بندے ضائع نہیں ہوتے۔ ان شاء اللہ ان کا خاتمہ خراب نہیں ہوگا جس کا خاتمہ خراب ہوتا ہے اس کو رونے کی توفیق نہیں

تھی۔ اسی لئے محدثین نے لکھا ہے کہ ابلیس کو کبھی اپنے گناہ پر ندامت نہیں ہوئی اس ظالم نے ہمیشہ انظرنی کہا کہ مجھے مہلت دیجئے میں آپ کے بندوں کو گمراہ کروں گا بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ یہ ظالم اگر انظر الیّ کہہ دیتا کہ مجھ پر ایک نظر ڈال دیجئے تو معاف ہو جاتا اُنظر الیّ نہیں کہا انظرنی کہتا رہا کہ مہلت دیجئے تاکہ میں آپ کے بندوں کو بہکاتا رہوں اس کو انظر الیّ کی توفیق نہیں ہوئی کیونکہ یہ مردود تھا اس لئے اللہ کی نظرِ عنایت مانگنے کی توفیق نہیں ہوئی، اللہ جس کو مقبول رکھتا ہے اس کو نظرِ عنایت مانگنے کی توفیق دیتا ہے کہ اللہ غلطی ہو گئی نالائق ہوں مگر آپ کا ہوں ، آپ ہی ہمارے واحد خدا ہیں آپ کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جاؤں کہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے اگر گناہ گاروں کا الگ خدا ہوتا نیک بندوں کا الگ خدا ہوتا تو وہاں چلا جاتا لیکن آپ ہی ایک خدا ہیں نیکوں کے بھی آپ خدا ہیں اور گناہگاروں کے بھی آپ ہی خدا ہیں لہٰذا آپ کا دروازہ نہیں چھوڑوں گا۔ اگر گناہ نہیں چھوٹتے تو آپ کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اگر کسی کو بار بار دست آرہے ہیں تو ہر دفعہ استنجا بھی کرتا ہے اور کپڑے بھی بدلتا ہے۔ لہٰذا اگر بار بار گناہ ہوتے ہیں تو بار بار توبہ کرتے رہو ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ پکی توبہ کی توفیق دے دے گا کہ میرا بندہ ہمیشہ رو رو کے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو ان کو بھی رحم آجائے گا کہ لاؤ اب اس ظالم کو گناہ کرنے ہی نہ دو۔ اللہ ایسی ہمت اور ایسی توفیق دے گا کہ ان شاء اللہ پھر مرتے دم تک ایک گناہ بھی نہیں کرو گے لیکن ہمارا کام رونا ہے روتے رہو، روتے رہو، روتے رہو یہاں تک کہ ان کو رحم آجائے۔ خوب سمجھ لو یہ اللہ کا راستہ ہے اس میں ناامیدی نہیں، یہاں امیدوں کے ہزاروں آفتاب روشن ہیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین